آل عمران: 34

ذُرِّيَّةً بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ ۗ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ

(یہ [انبیاء] ایک دوسرے کی اولاد میں سے تھے۔ اور اللہ خوب سننے والا، خوب جاننے والا ہے۔)

ذُرِّيَّةً بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ (یہ [انبیاء] ایکدوسرے کی اولاد میں سے تھے)

ذُرِّيَّة (ذرر / ذرء) ← نسل، اولاد

ذَرٌّ چھوٹی چیونٹیوں کو کہا جاتا ہے۔ چونکہ چیونٹیاں بکھر جاتی ہے اسی طرح نسل انسانی بھی چیونٹیوں کی طرح زمین پر بکھر جاتی ہے۔ اور اِسی سے لفظ ذرات ہے اور ذرات بھی بکھر جاتے ہیں۔

ذَرَءَ کا معنی ہوتا ہے پیدا کرنا۔

ذُرِّيَّة کا اطلاق اولاد اور باپ دادا دونوں پر ہوتا ہے۔ اِس لئے اِس سے مراد "نسل" لیا جاتا ہے۔

یہ انبیاء ایکدوسرے کی اولاد ہیں۔ اُن کی ایکدوسرے کے ساتھ رشتہ داریاں ہیں۔ سارے انبیاء آدمؑ کی اولاد میں سے ہیں۔ پھر یہ سلسلہ نوحؑ پر جا کر ختم ہوا۔ نوحؑ کی آل میں سے چند لوگوں کے سوا سب طوفان کا شکار ہو گئے پھر اُنہی کی اولاد میں سے ابراہیمؑ تھے۔ ابراہیمؑ کے بعد بنی اسرائیل کے جتنے پیغمبر آئے وہ ابراہیمؑ کی اولاد میں سے تھے اور اُنہی میں سے آل عمران بھی تھے جن میں عیسیٰؑ بھی ہے۔
یہاں اولادوں کے بارے میں وفد نجران کو یہ بتانا مقصود تھا کہ یہ تمام انبیاء انسان ہی تھے۔ کیونکہ وہ عیسیٰؑ کو اللہ کا بیٹا قرار دیتے تھے۔ نعوذ باللہ۔ اور اسی لئے اِس سورت میں عیسیٰؑ کی ولادت کا قصہ بیان کیا گیا ہے۔

انبیاء کا رشتہ صرف نسب کے معنی میں ہی نہیں بلکہ اُن کے باہم پیغمبرانہ رشتے کی طرف بھی اشارہ ہے۔ تمام انبیاء آپس میں ایکدوسرے کے بھائی بھائی ہیں۔

الصافات: 83 ← وَإِنَّ مِنْ شِيعَتِهِ لَإِبْرَاهِيمَ (اور اُنہی [نوحؑ] پیغمبروں] کے گروہ میں سے ابراہیمؑ تھے۔)

یہ پیغمبر اپنے اپنے وقت میں بھی بہت اہم کام کر گئے لیکن سب کا کام ایک ہی تھا اس لئے اِن سب کا سلسلہ بھی ایک ہی ہے۔

وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ (اور اللہ تعالیٰ خوب سننے والا، خوب جاننے والا ہے۔)

سَمِيعٌ اور عَلِيمٌ دونوں فعیل کے وزن پر ہیں۔ اس لئے اِس میں زیادہ مبالغہ ہے۔ اِن صفات کا تعلق اگلی آیت سے بھی ہے۔ اور اگلی آیت کے آخر میں بھی اللہ تعالیٰ کی یہی صفات معرفہ میں آئی ہیں (أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ)۔

سَمِيعٌ (خوب سننے والا):

اللہ اُس دُعا، اُس پکار کا، اُس خواہش کے اظہار کا خوب سننے والا ہے جو عمران کی بیوی نے اپنے رب کے سامنے ظاہر کی تھی۔

عَلِيمٌ (خوب جاننے والا):

اللہ تعالیٰ اُس حالت کا خوب جاننے والا ہے جو عمران کی بیوی کے دل میں اُس وقت تھی جب وہ نذر مان رہی تھی۔

خلاصہ:-

مکی اور مدنی سورتوں میں کسی بھی نبی کے بارے میں جو مخصوص قصہ یا بات بیان کی گئی وہ اُس عوام کے عقائد کے مطابق کی گئی۔

مثلاً ابراہیمؑ کے بارے میں مکی سورتوں میں بُتوں کی پوجا کی تردید کے بارے میں باتیں بتائی گئی چونکہ مدینہ میں یہود اور نصاریٰ سے زیادہ واسطہ رہتا تھا جن میں بتوں کی پوجا کے شرک کا مسئلہ نہیں تھا اس لئے مدنی سورتوں میں کچھ اور باتوں کے بارے میں بتایا گیا مثلاً ابراہیمؑ کی دُعائیں جیسے انھوں نے اپنی اولاد میں سے امام بنانے کی دعا کی تھی۔

اِسی طرح اِس سورت آل عمران کے شان نزول میں وفد نجران جو عیسائی تھے، اُن کے باطل عقائد کی تردید میں عیسیٰؑ کی ولادت کا قصہ اور دوسری بھی باتیں بیان کی گئی ہیں۔
اِس لئے ہمیں بھی چاہیئے کہ ہم پتہ کرے کہ جنھیں ہم اسلام کی دعوت دے رہے ہیں اُن کے عقائد کیا ہیں؟ کس موضوع پر انھیں شک و شبہ ہیں۔ اُسی موضوع پر بات کرنا چاہیے۔

Compiled by: Bint A. Shakoor
(As-Saajidoon)